

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سوال اسلام میں تجدید و دین کا کیا تصور ہے؟ نیز تجدید و دین کی ضرورت و اہمیت اور اس کا دائرہ کار کیا ہے؟ مجدد کون ہوتا ہے؟ اس کے اوصاف و شرائط کیا ہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

جواب: تحریک تجدید اور تجدیدین 'تجدد' عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مادہ 'ج-د-د' ہے۔ اس مادے سے عربی زبان میں دو اہم الفاظ استعمال ہوتے ہیں 'تجدد' اور 'تجدد'۔ 'تجدد' باب تفضیل سے مصدر ہے اور 'تجدد' اسم الفاعل بنتا ہے جبکہ 'تجدد' باب تفعیل سے مصدر ہے اور اس کا اسم الفاعل 'تجدد' استعمال ہوتا ہے۔ معاصرہ بی اردو لٹریچر میں 'تجدد' ایک منفی جبکہ 'تجدد' ایک مثبت اصطلاح کے طور پر معروف ہے۔ باب تفعیل سے 'تجدد' کا لفظ متعدی معنی میں مستعمل ہے اور 'تجدد' کا معنی ہو گا کسی شے کو نیا کرنا۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ اس لفظ میں 'ما' طلب کے معنی میں ہے یعنی کسی چیز کو نیا کرنے کی خواہش رکھنا۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: 'تجدد اس وقت ہوتا ہے جبکہ کسی شے کے آثار مٹ جائیں۔ یعنی جب اسلام غریب اور انجمنی ہو جائے تو پھر اس کی تجدید ہوتی ہے'۔ (مجموع الفتاویٰ ج ۱۸ ص ۸)۔ مجدد دین اسلام کی اصل تعلیمات پر پڑ جانے والے پردوں اور حجابات کو اٹھانا ہے اور دین کا حقیقی تصور واضح کرنا ہے۔ پس تجدید سے مراد کسی شے کی اصلاح 'اس' میں اضافہ یا تبدیلی نہیں ہے بلکہ اس سے مراد پہلے سے موجود ایک شے پر پڑے ہوئے حجابات کو رفع کرنا ہے۔ علامہ یوسف قرضاوی کے بقول تجدید سے مراد کسی شے کو اس کی اصل حالت پر لوٹانا ہے مثلاً اللہ کے رسول اور خلفائے راشدین کے دور میں دین اسلام اپنی حقیقی صورت میں موجود تھا 'اس' کے بعد رفتہ رفتہ لوگوں کے عقائد میں بگاڑ آنا شروع ہو گیا اور بدعتی فرقوں مثلاً خوارج، معتزلہ، اہل تشیع اور کلامی گروہوں نے بہت سے باطل نظریات اور تصورات کو دین اسلام کے نام پر پیش کرنا شروع کر دیا۔ ائمہ باطل سنت نے ان باطل افکار و نظریات کی شد و مد سے تردید کی اور دین کے اس حقیقی اور صحیح تصور کو واضح کیا جس پر ان گمراہ فرقوں کی کج فہمیوں کے نتیجے میں حجابات پڑ گئے تھے۔ اسی فعل کا نام تجدید ہے اور اس کے فاعل کو 'مجدد' کہتے ہیں۔ 'تجدید' عہدہ کی اصطلاح عربی زبان میں معروف ہے اور اس سے مراد کوئی نیا عہدہ بنا دینا نہیں ہے بلکہ پہلے سے موجود اسلام پر گمراہ اور بدعتی فرقوں کی طرف سے ڈالے گئے حجابات کو رفع کرتے ہوئے اسلام کو از سر نو نیا کرنا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: **إِنَّ اللَّهَ يَنْشِئُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مَنَةٍ سَيِّدًا مِّنْ بَنِيهَا وَلَهَا دِينًا**۔ (سنن ابی داؤد) کتاب الملامح 'باب ما یذکر فی قرن المائتہ' اس روایت کو علامہ البانی نے صحیح قرار دیا ہے۔ 'بے شک اللہ تعالیٰ ہر صدی کے آخر میں اس امت کے لیے ایک ایسے شخص کو بھیجتے ہیں جو امت کے لیے اس کے دین کی تجدید کرنا ہے۔' اس کے برعکس باب تفضیل سے 'تجدد' کا لفظ لازمی معنی میں استعمال ہوتا ہے اور 'تجدد' کا معنی ہو گا: کسی شے کا نیا ہو جانا۔ عربی زبان میں 'تجدد' الضرع کا معنی ہے: جانور کے دودھ کا پلے جانا۔ جب جانور کا پھللا دودھ چلا جائے گا تو اب نیا دودھ آئے گا اور اسی کو 'تجدد' الضرع کہا گیا ہے۔ پس تجدید کا معنی ہے پہلے سے موجود کسی شے کا غائب ہو جانا اور اس کی جگہ نئی چیز کا آ جانا۔ پہلے والا دودھ دھوئے کے بعد جانور کے تھنوں میں جو نیا دودھ آئے گا وہ نیا تو ہے لیکن پہلے والا نہیں ہے۔ اسلام کے تجدد سے مراد یہ ہوگی کہ پہلے سے موجود اسلام غائب ہو جائے اور اس کی جگہ نیا اسلام آ جائے۔ اس کو اردو میں 'تشکیل جدیدہ' اور انگریزی میں 'Reconstruction' بھی کہتے ہیں۔ یعنی اسلام کی عمارت گر گئی ہے اور اسے از سر نو تعمیر کرنا چاہیے۔ سید سلیمان ندوی ڈاکٹر اقبال مرحوم کے 'تشکیل جدیدہ' کے تصور کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں: 'اقبال مرحوم 'Reconstruction' رکھا مجھے اس پر بھی اعتراض تھا تعمیر نو یا تشکیل نو کا کیا مطلب؟ کیا عمارت منہدم ہو گئی؟ تشکیل نو کا مطلب دین کی از سر نو تعمیر کے سوا کیا ہے؟ یعنی اسلام کی اصل شکل Re-construction نے خطبات کا نام مسخ ہو گئی 'اب اسے از سر نو تعمیر کیا جائے۔ یہ دعویٰ پوری اسلامی تاریخ کو مسترد کرنے کے سوا کیا ہے؟' (سہ ماہی اجتہاد و خطبات اقبال کا ناقدانہ جائزہ جون ۲۰۰۷ء ص ۵۴)۔ اس بحث کا خلاصہ یہی ہے کہ 'تجدید' ایک مثبت لفظ ہے اور دین میں مطلوب ہے جبکہ تجدید ایک منفی اصطلاح ہے اور دین میں ایک ناپسندیدہ فعل ہے۔